## تیرواں ہفتہ (نصاب)

## (اسلامی تہذیب وتمدن کے عوامل وعناصر، حدیث: ارکان اسلام، نماز کی تلقین، مانعین زکوۃ کی سزا، منافقین کی سزا)

# اسلامی تہذیب کی بنیادیں اور عناصر ترکیبی

## اسلامی تہذیب کی بنیادیں

اسلامی تہذیب ایک ایسی تہذیب ہے جو مضبوط بنیادوں پر استوار ہے اور ان کے بغیر وہ پروان نہیں چڑھ سکتی۔ کسی بھی تہذیب کی بنادیں وہ پختہ افکار اور نظریات ہوتے ہیں جن پر کامل یقین کی قوت کے ساتھ اس کا پورا ڈھانچہ استوار ہوتا ہے۔ اسلامی تہذیب کی اساس بالخصوص اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان لانے کی وہ تمام بنی نوع انسان کو دعوت دیتا ہے۔ وہ اساسی عقائد یہ ہیں :

1۔توحید، 2 ۔رسالت، 3۔ملائکہ، 4۔آسمانی کتب، 5۔آخرت، 6۔تقدیر

### ☆۔ بنیادوں کی تہذیبی اہمیت:

تہذیب میں بنیادوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان کو عقائد یا ایمانیات کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ مفکرِ اسلام مولانا مودودیؒ تہذیب میں ایمانیات کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں ''سیرت کی بنیاد ان تصورات پر قائم ہوتی ہے جو ذہن میں پوری قوت کے ساتھ راسخ ہو جائیں اور اتنا غلبہ حاصل کرلیں کہ انسان کی ساری عملی قوتیں انہی کے زیر اثر رہ کر کام کرنے لگیں۔ اس رسوخ کا اصطلاحی نام ایمان ہے۔ اس طرح راسخ ہو جانے والے تصورات کو ہم ایمانیات کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں''۔

### 1۔ توحید :

توحید اس کائناتِ ارض وسماء کی سب سے بڑی سچائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق ومالک اور حاکم ومدبر ایک اللہ تعالیٰ ہے۔ جس طرح اس کائنات کی تخلیق میں اس کا کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کا نظام چلانے میں بھی اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ جس طرح اپنی ذات وصفات میں وہ وحدہ لاشریک ہے، اسی طرح اپنے اختیارات وتصرفات میں بھی وحدہ لاشریک ہے۔ اس کا علم اور اقتدار کائنات کے ذرے ذرے پر محیط ہے۔ وہ اپنی سلطنت سے ایک لمحہ کے لیے بھی غافل نہیں ہوتا۔ اسے

نیند آتی ہے نہ اونگھ اور نہ اسے تھکن لاحق ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اسے کبھی فنا نہیں ہے۔

## 2۔ رسولوں پر ایمان:

رسالت کے لغوی معنی ''پیغام پہنچانا'' ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد: ''رب العالمین کا بنی نوع انسان کی طرف اپنے منتخب کردہ انسان (نبی یا رسول اللہ) کے ذریعے سے پیغام ہدایت بھیجنا'' ہے۔ کہ وہ زمین پر رہتے ہوئے اپنی محدود زندگی میں اپنے خالق کی مرضی کس طرح پوری کریں تاکہ وہ دنیا میں بھی فلاح و بہبود سے ہمکنار ہوں اور آخرت میں بھی ہر طرح کے خوف و حزن سے محفوظ رہیں اور عذاب آخرت سے نجات پا کر رضا و خوشنودی خدا کے مصداق بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں نے انسانی تہذیب کے ارتقاء میں نہایت اہم اور بنیادی کردار ادا کیا۔ انبیاء و رسل نے بنی نوع انسان کی صرف روحانی و اخلاقی تعلیم و تربیت کا ہی اہتمام نہیں کیا بلکہ اس کی معاشرت و معاشی زندگی میں ترقی کے لئے بھی موثر کردار ادا کیا۔

## 3۔ فرشتوں پر ایمان:

توحید اور رسالت پر ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ ملائکہ پر ایمان نہ لایا جائے۔ اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے احکام معلوم کرنے کا ذریعہ اس کے انبیاء و رسول ہیں تو ملائکہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء و رسل کے درمیان پیغام رسانی کا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔ اسی لیے قرآن حکیم میں جہاں کہیں اجزائے ایمان کا بیان ہوا ہے وہیں ملائکہ پر ایمان کی صراحت بھی موجود ہے ۔فرشتے سلسلہ ایمانیات کی لازمی کڑی ہیں۔

## 4۔ الہامی کتابوں پر ایمان:

الہامی کتابوں کا نزول بھی بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت تھی اور اس سے انسانی تہذیب کو یقیناً بہت پیش رفت ملی۔ الہامی کتب سے مراد وہ آسمانی کتب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف رسولوں پر نازل ہوئیں۔ رسولوں پر جو کتب اور الہامی صحائف نازل ہوئے ان میں زیادہ معروف یہ ہیں: تورات "یہ موسیٰ پر نازل ہوئی، زبور "یہ داؤد پر نازل ہوئی "، انجیل" یہ عیسیٰ پر نازل ہوئی "، قرآن مجید "یہ آقائے دو جہاں ﷺ پر نازل ہوئی "۔

اب بنی نوع انسان کے پاس ہدایت ربانی کا ذریعہ صرف قرآن حکیم ہے جو اپنی اصل حالت

میں محفوظ ہے۔اللہ کی اس آخری الہامی کتاب میں زندگی کے تمام شعبوں کے لئے اصولی تعلیمات موجود ہیں جن کی روشنی میں نئے پیش آنے والے تمام مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

### 5۔ آخرت پر ایمان:

آخرت کے معنی بعد میں آنے یا آخر میں آنے والی چیز کے ہیں۔موجودہ زندگی کے اختتام کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا اوران کے اعمال کا محاسبہ کر کے جنت یا دوزخ کی شکل میں جزا وسزا دی جائے گی۔اس کو آخرت کہتے ہیں۔

آخرت کا نظریہ انسانوں میں برائی سے بچنے اور اچھے کام کرنے کا شوق پیدا کرتا ہے جو تہذیبی بلندی کی بنیاد قرار پاتا ہے آخرت میں جزا اور سزا کا تصور ہمارے اندر جرات، استقامت اور کردار کی پختگی کا باعث بنتا ہے۔مزید برآں فکرآخرت کا احساس انسان کے اندر شوق عبات اور فلاح انسانی کا جذبہ موجزن کرتا ہے۔

### 6۔ تقدیر پر ایمان:

تقدیر پر ایمان بھی اسلام کا اہم عقیدہ ہے۔جب انسان پیدا ہوتا ہے تو کچھ چیزوں کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:''بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پیدائش کے وقت اس کی پانچ باتوں سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں: 1۔اس کی موت، 2۔اس کا عمل، 3۔اس کے رہنے کی جگہ، 4۔اس کے پھرنے کی جگہ، 5۔اوراس کے رزق سے (مسند احمد)۔

## اسلامی تہذیب کے عناصر ترکیبی

اسلامی تہذیب میں دوسرا درجہ عناصر ترکیبی کا ہے۔یہ عناصر اسلامی تہذیب کا عملی حصہ ہیں جو انسان کی سیرت اور کردار کو مضبوط کرتے ہیں۔اس کی گواہی حدیث مبارکہ میں ملتی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور قیام نماز اور ادائے زکوٰۃ اور حج بیت اللہ اور رمضان کے روزے رکھنا) یہ عناصر مسلمان کی فکری اور عملی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔یہ عناصر ذیل ہیں:

## 1۔ کلمہ شہادت:

اس میں توحید اور رسالت کی گواہی دی گئی ہے جو اسلام کی بنیاد ہے "اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ "(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اس بات پر گواہ ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اس کے دو اجزا ہیں، توحید اور رسالت۔

کلمہ شہادت ہی حقیقت میں اسلامی تہذیب و تمدن کی بنیاد ہے جس کے اقرار سے انسانوں کو اسلامی تہذیب کا رکن سمجھا جاتا ہے وہ انسان خواہ کسی بھی علاقے، قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں اور اس کلمہ شہادت کے انکار سے وہ افراد اسلامی تہذیب سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گویا کلمہ شہادت یا توحید و رسالت ہی دراصل اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز و محور ہیں۔

## 2۔ قیام نماز:

نماز فارسی کا لفظ ہے جو عربی لفظ صلوٰۃ کا متبادل اور ہمارے ہاں مروج ہے۔ اس کے لغوی معنی تعریف کرنا، دعا اور رحمت کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد اسلام کا وہ طریق عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں نبی ﷺ نے اپنے عمل کے ساتھ مخصوص ہیئت سے سکھایا اور اہل عقل و بالغ مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے۔

اسلامی تہذیب و تمدن میں نماز کو اس لئے ضروری قرار دیا ہے کیونکہ یہ وقت کی پابندی، جسمانی طہارت، مساوات، جذبہ اطاعت اور اتحاد و اتفاق کی عملی ترتیب کرتی ہے۔ اس سے انسان ایک معیاری مسلمان بنتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تعمیر سیرت، تعلق الٰہی کی مضبوطی اور نصرت الٰہیٰ کے حصول کا ذریعے بھی ہے۔

## 3۔ روزہ:

عربی زبان میں روزہ کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کے معنی کسی کام سے رک جانے اور ترک کر دینے کے ہیں۔ اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک ارادتاً کھانے پینے، مباشرت اور دیگر بعض مباحات سے رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔ الہامی کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں روزہ کسی نہ کسی شکل میں رائج رہا ہے۔ گو کہ احکام، تعداد اور اوقات میں تھوڑا بہت فرق رہا ہے۔

اسلامی تہذیب وتمدن میں روزے کا اس لئے لازمی رکن قرار دیا ہے کہ روزہ مضبوطی سیرت، مشقت کی عادت، پابندی وقت، ضبط نفس اور جسمانی صحت کا ذریعہ ہے۔ مزید برآں قبولیت دعا اور شفاعت کا نہایت اہم وسیلہ ہے۔ اس کے علاوہ روزہ غریب لوگوں سے ہمدردی کے جذبات ابھارتا ہے۔ یوں غریب مسلمانوں کے لیے انفاق کا جذبہ معاشرے میں ابھرتا ہے۔ روزوں کا مہینہ انسان کو مہذب بنا دیتا ہے۔ یہ انسان کو تنہائی میں بھی برائی سے بچاتا ہے۔

### 4۔ زکوۃ:

زکوٰۃ کا معنی پھلنا پھولنا، بڑھنا اور پاک صاف ہونا کے ہیں۔ اس سے مال بڑھتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے اور اس سے مال پاک صاف بھی ہو جاتا ہے۔ اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر خاص مقدار میں ہر سال میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

اسلامی تہذیب کے افراد کے لیے زکوۃ کو اس لئے لازمی رکن قرار دیا ہے کیونکہ یہ مال کو پاک کر دیتی ہے۔ اس کے معاشرتی فوائد میں باہمی محبت، ہمدردی، امداد باہمی اور معاشرتی خوشگواری شامل ہیں۔ مزید برآں اس کے معاشی فوائد میں مال میں برکت، گردش دولت اور معاشی توازن شامل ہے۔ یہ معاشرے کے کمزور افراد کا بیمہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے سے بھوک، افلاس، ناداری اور غربت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ اس سے غریب مسلمانوں کی غربت کا علاج ہوتا رہتا ہے اور یوں ان کا ایمان بھی مضبوط رہتا ہے۔

### 5۔ حج:

حج کے لغوی معنی کسی جگہ کی زیارت کا قصد کرنا ہیں۔ اصطلاح میں حج ایسی شرعی عبادت کو کہتے ہیں جس میں ذوالحجہ کی مخصوص تاریخوں میں متعین طریقہ پر خانہ کعبہ کی زیارت اور دوسرے اعمال بجالائے جاتے ہیں۔

حج کی بہت زیادہ تہذیبی اہمیت ہے۔ اس سے بیشمار روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور انسان خدا کے قریب تر ہو جاتا ہے۔ یہ متنوع اعمال ومناسک پر مشتمل ایک عبادت ہے، جس میں جسمانی مشقت بھی ہے اور مالی قربانی بھی۔ اس کے معاشی فوائد میں کسب حلال، بین الاقوامی تجارت، مصنوعات کی نمائش، تجارتی معاہدات اور صنعتی وتجارتی معلومات کا حصول شامل ہے۔ اس موقع پر بے شمار سیاسی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

## 6۔ معاشرے کی سیاسی تنظیم:

مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظّم کریں۔یعنی وہ اپنا سر براہ حکومت مقرر کریں۔سر براہ حکومت کا تقرر پورے مسلمان معاشرے پر فرض ہے۔رسول اکرم ﷺ نے ہجرت فرمانے کے بعد میثاق مدینہ کے ذریعے معاشرے کو سیاسی طور پر منظّم فرمایا تھا۔اسلامی معاشرے کا سر براہ سرکاری خزانے کا مالک نہیں ہوتا بلکہ امین یعنی رکھوالا ہوتا ہے۔اس کی اہم ترین ذمہ داریوں میں ملک میں عدل وانصاف اور امن وامان کا قیام، ملک کا دفاع اور رفاہ عامہ کا کام شامل ہے۔

## 7۔ خاندانی نظام:

اسلامی تہذیب کے تحت خاندانی نظام کا قیام اور اس کا استحکام ضروری امر ہے، جو نکاح کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔نکاح وطلاق، ازدواجی زندگی اور جنسی جذبات کی تسکین کے لئے بہت واضح قواعد وضوابط دیئے گئے ہیں جن پر ہمیشہ سے عمل ہوتا آرہا ہے۔اسلامی تہذیب میں عفت اور پاک دامنی ہمیشہ نمایاں رہی ہے اور اسلامی معاشروں میں جنسی بے راہ روی اور آزادانہ جنسی اختلاط ہمیشہ ممنوع رہا ہے۔

## 8۔ حلال وحرام:

اسلامی تہذیب کے عناصر میں بعض چیزوں سے اجتناب بھی شامل ہے، یہ چیزیں وہ ہیں جن کو شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔مثلاً مردار، خون، بغیر ذبح کیا ہوا یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور، سور کا گوشت وغیرہ۔اسی طرح جوے اور سود کو بھی حرام قرار دیا ہے۔اشیائے خوردونوش میں سے پاکیزہ اور عمدہ چیزوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

## 9۔ علوم کا فروغ:

اسلامی تہذیب کے تحت مختلف علوم کو فروغ دینے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کرنا ضروری ہے۔کیونکہ اسلام میں طلب علم کو ہر مسلمان مرد وزن پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ان میں نقلی، عقلی، سماجی اور طبیعی علوم سب شامل ہیں۔اسلامی افکار کے مطابق انسان کو زمین کی جو حکومت ملی ہے اس کی بنیاد ہی اشیاء کا علم ہے۔اگر کسی اسلامی معاشرے میں علوم وفنون سے غفلت اور بے توجہی برتی جائے تو اسلامی تہذیب یقیناً پورے طور پر اسلامی نہیں ہے۔

**حدیث نمبر:13 عنوان: ارکان اسلام**

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَنِ | ابْنِ عُمَرَؓ | قَالَ | قَالَ | رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ | بُنِیَ |
| حضرت | عمر کا بیٹا | کہا | فرمایا | اللہ کے رسول ﷺ | بنیاد رکھی گئی |
| الْاِسْلَامُ | عَلٰی | خَمْسٍ | شَهَادَةِ | اَنْ | لَّا |
| اسلام | پر | پانچ | گواہی دینا | یہ کہ | نہیں |
| اِلٰهَ | اِلَّا اللّٰهُ | وَاَنَّ مُحَمَّدًا | رَسُوْلُ | اللّٰهِ | وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ |
| معبود | مگر اللہ | اور بیشک محمد ﷺ | رسول | اللہ تعالی | اور نماز قائم کرنا |
| وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوةِ | وَ الْحَجِّ | وَصَوْمِ رَمَضَانَ | | | |
| اور زکوۃ اداء کرنا | اور حج | اور رمضان کے روزے | | | |

## سلیس اردو ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ اداء کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

## تشریح:

اس حدیث میں ارکان اسلام کا ذکر ہے کہ اسلام کے پانچ اہم ستون یہ ہیں: شہادتین (توحید و رسالت)، قیام نماز، ادائیگی زکوۃ، فریضہ حج، صوم رمضان۔

حدیث مذکور میں اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے جس میں سب سے اہم کردار اس کی دیواروں یا ستونوں کا ہوتا ہے، تو اس حدیث میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اگر ستون گرا دیئے جائیں تو اسلام کی عمارت گر جاتی ہے، اب اس اسلام کی عمارت میں دیگر بے شمار چیزیں ہیں مثلاً اخلاقیات اور معاملات جیسے حلال و حرام، نکاح و طلاق، خرید و فروخت وغیرہ مگر جب عمارت کی چھت گر جائے تو باقی عمارت کی قدر و قیمت خود بخود ختم ہو جاتی ہے، یعنی جب ارکان اسلام پر ہی کوئی مسلمان عمل نہ کرے تو باقی اخلاقیات اور معاملات وغیرہ کی بنیاد پر اخروی کامیابی مشکل ہو جائے گی۔

☆۔ شہادتین:

ارکان اسلام کا پہلا رکن شہادتین یعنی اللہ کی وحدانیت کی گواہی اور محمدﷺ کی رسالت کی گواہی ہے، اوراسی بات کا ذکر عام طور پر کلمہ توحیداور کلمہ شہادت میں بھی موجود ہے، پھر ایسے لوگ جو کسی بھی دوسرے مذہب کو چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی شہادتین کا اقرار اور اظہار ضروری ہے جب تک اس شہادتین کے دروازے سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو جاتے ان کی کوئی عبادت معتبر نہیں ہے۔مزید عقیدہ توحیداور رسالت پر تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

☆۔ قیام نماز:

نماز کا لفظ فارسی زبان کا ہے، اس کے لئے عربی میں صلوۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے، نماز کا تصور وغیرہ تو کسی نہ کسی صورت میں ہر دور میں رہا ہے، ہر امت اور نبی نماز کا اہتمام کرتے رہے ہیں مگر امت محمدیہ میں نماز نبوت کے تقریباً دسویں سال معراج کے موقع پر پچاس فرض ہوئی تھیں تو حضرت موسیٰ کے مشورہ سے کم کرواتے کرواتے پانچ رہ گئیں مگر ثواب کے اعتبار سے پچاس ہی ہیں۔

قرآن مجید میں ایمان کے بعد نماز کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے متقین کی صفت قرار دیا گیا ہے۔

"الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلاةَ "(البقرۃ(2):3)

(متقی وہ لوگ ہیں) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں)

رسول اکرم نے اپنے ارشادات میں نماز کی اہمیت مختلف انداز سے بیان فرمائی ہے۔مثلاً:

1. "اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّيْنِ مَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ هَدَمَهَا هَدَمَ الدِّيْنَ" (سنن ابی داود)

(نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو ترک کیا اس نے دین کو گرادی)

2۔ قیامت کے دن مومن کے اعمال میں سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق حساب ہوگا۔

"اَوَّلُ مَا سُئِلَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ" (سنن النسائی)

☆۔ ادائیگی زکوۃ:

زکوۃ کا لفظ عربی زبان کا ہے جس کا معنی بڑھنا، نشو ونما پانا، پاک کرنا ہے، زکوۃ بھی فرضی اور نفلی شکل میں ہر دور میں رہی ہے، مگر امت محمدیہ میں 2 ہجری کو اجمالی حکم فرض ہوا باقی بعد میں تفصیلی احکام

آتے رہے۔

قرآن مجید میں زکوٰۃ کیلئے انفاق فی سبیل اللہ، صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اہل تقویٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

1- " وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ "(البقرۃ(2):3)
(وہ لوگ اس رزق میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں دیا)

2۔ نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں تقریباً ستائیس بار اس طرح ذکر فرمایا گیا:
"وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ "(البقرۃ(2):43)
(نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔)

احایث نبویﷺ میں بھی زکوۃ کا ذکر مختلف مقامات پر کیا گیا ہے مثلاً:

1۔ آپﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو روانہ کرتے وقت فرمایا:
"اِنَّ اللّٰہَ اِفْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ "(متفق علیہ)
(بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔)

2۔ ایک حدیث میں آپﷺ نے زکوۃ کو 'اَلزَّکٰوۃُ قَنْطَرَۃُ الاِسْلَامِ '' یعنی زکوۃ کو اسلام کا خزانہ قرار دیا ہے۔

## ☆۔ فریضہ حج:

حج کا لفظ عربی زبان کا ہے جس کا معنی ارادہ کرنا ہے، اسلام میں حج 9 ہجری کو فرض ہوا، نبیؐ نے پہلا حج صحابہ کرامؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کی قیادت میں کروایا تھا اور آپﷺ نے اگلے سال 10 ہجری کو خود حج کروایا، حضور نبی کریمﷺ نے اپنی زندگی میں صرف ایک حج کیا تھا۔

حج کی اہمیت قرآن میں یوں بیان کی گئی ہے:

1." وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً " (آل عمران(3):97)
(لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اس کا حج کرے)

2."وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ"(الحج(22):27)
(اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دو تیرے پاس پیدل چل کر اور ہر دبلی پتلی اونٹنی پر دور کی

مسافت طے کرکے آئیں گے )

حج کی اہمیت حدیث میں یوں ہے:

1۔ حج کی فضیلت واہمیت سے متعلق رسول اکرمﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ" ( صحيح مسلم)

(مقبول حج کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں )

2۔ ایک مقام پر آپﷺ نے فرمایا: "جس نے اس گھر کا حج کیا اور اس نے نہ تو شہوانی حرکت کی اور نہ کوئی گناہ کیا وہ جب حج کرکے لوٹتا ہے تو ایسا ہوتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے" (متفق علیہ )

3۔ حج کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل جہاد حج مبرور ہے" ( صحیح بخاری )

4۔ حج کی اہمیت پر حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ: "حج کا سامان تیار رکھو یہ بھی ایک جہاد ہے" آپﷺ نے حج نہ کرنے والے کے متعلق بڑے سخت الفاظ میں وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَمْنَعْ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا" (السنن الدارمی )

(جس (صاحب استطاعت) شخص کو نہ کوئی ظاہری ضرورت، حج سے روک رہی ہو، نہ کوئی ظالم بادشاہ اس کی راہ میں حائل ہو اور نہ کوئی روکنے والی بیماری اسے لاحق ہو اور پھر بھی وہ حج کیے بغیر مر جائے تو وہ ایک مسلمان کی نہیں بلکہ کسی یہودی یا عیسائی کی موت مرے گا )

## ☆۔ صوم رمضان:

صوم کا لفظ بھی عربی زبان کا ہے جس کا معنی رکنا، باز آنا ہے، اسلام میں روزے 2 ہجری کو فرض ہوئے تھے، روزے پہلی امتوں اور مذاہب میں بھی فرض تھے۔

روزہ کی اہمیت کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1. "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" (البقرة(2):183)

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے

تا کہ تم پرہیزگار بنو)

2۔ دوسری جگہ فرمایا:

"فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَلْيَصُمْهُ"(البقرۃ(2):185)

(تم میں سے جو شخص اس مہینے (رمضان) کو پائے تو وہ اس میں روزہ رکھے۔)

**روزہ کی اہمیت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں:**

1۔ روزوں کی فضیلت میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اَلصَّوْمُ جُنَّةٌمِنَ النَّارِ" (صحیح مسلم)

(روزہ آگ سے ڈھال ہے)

2۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه"

3۔ روزے کے بارے میں حدیث قدسی میں کہا گیا:

"اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِه": (روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا)

**حدیث نمبر:06 عنوان: بچے کو نماز کا حکم**

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَنْ | شِبْرَمَةَ | قَالَ | قَالَ | رَسُوْلُ اللّٰهِ | مُرُوْا |
| حضرت | شبرمہؓ | کہا | فرمایا | اللہ کے رسول ﷺ | حکم دو |
| اَوْلَادَكُمْ | بِالصَّلٰوةِ | وَهُمْ | اَبْنَاءُ | سَبْعَ | سِنِيْنَ |
| اپنی اولاد کو | نماز کا | اور وہ | بیٹے | سات | سال |
| وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا | وَهُمْ | اَبْنَاءُ | عَشْرَ | سِنِيْنَ | |
| اور ان کو سزا دو | اور وہ | بیٹے | دس | سال | |

**سلیس اردو ترجمہ:**

حضرت شبرمہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے، اور ان کو سزا دو جب دس سال کی ہو جائے (اور پھر بھی نماز نہ پڑھے)" (السنن ابی داود، حدیث نمبر: 495)

## تشریح:

اس حدیث میں بچوں کو نماز سکھلانے پر زور دیا گیا ہے کہ جب ان کی عمر سات سال کی ہو جائے تو نماز کی تعلیمات اور احکام ومسائل سکھلانا شروع کردو اور یہ سلسلہ تین سال تک جاری رکھو پھر مسلسل تین سال کی محنت کے وہ عادی نہ بن سکیں تو ان پر سختی کرو اور نماز نہ پڑھنے پر سزا دو۔

### ☆۔ نماز کی فضیلت واہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:

قرآن مجید میں ایمان کے بعد نماز کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے متقین کی صفت قرار دیا گیا ہے۔

1- "الَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ "(البقرۃ(2):3)
(متقی وہ لوگ ہیں) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں)

2- نماز کا چھوڑنا شرک کرنے کے مترادف ہے: فرمان الٰہی ہے:
" وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ "(الروم(30):31)

3۔ نمازوں میں سستی کرنے والوں کے متعلق فرمایا گیا ہے:
"فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ☆الَّذِيْنَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُون"(الماعون (107):4,5)
(پس خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں)

الغرض تمام عبادات کی نسبت قرآن مجید میں سب سے زیادہ نماز کا ذکر ہے۔

### ☆۔ نماز کی فضیلت واہمیت احادیث کی روشنی میں:

رسول اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں نماز کی اہمیت مختلف انداز سے بیان فرمائی ہے۔

مثلاً:

1. "اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّيْنِ مَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ هَدَمَهَا هَدَمَ الدِّيْنَ" (سنن ابی داود)

(نماز دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا جس نے اس کو ترک کیا اس نے دین کو گرادی)

2۔ قیامت کے دن مومن کے اعمال میں سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق حساب ہوگا۔
"اَوَّلُ مَا سُئِلَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ" (سنن النسائی)

3۔ فرماں بردار اور نافرمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔
"بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ" (صحیح مسلم)

☆۔ **نماز کے فوائد وثمرات:**

نماز کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر درج ذیل فوائد واثرات مرتب ہوتے ہیں۔

## 1۔ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے:

نماز کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ انسان برائیوں سے اجتناب کرنے لگتا ہے۔نماز برائیوں سے روکنے میں کئی طرح سے معاون ثابت ہوتی ہے مثلاً: 1۔ جتنا ٹائم نماز کی ادائیگی میں لگتا ہے،اس میں انسان برائی سے بچا رہتا ہے،2۔ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی ادائیگی کی وجہ سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں،3۔ادائیگی نماز کی وجہ سے خود نمازی شخص سوچتا ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور اب اگر کسی قسم کے گناہ میں مرتکب ہوا تو لوگ کیا کہیں گے؟ یہ احساسِ شرمندگی مسلمان نمازی کو گناہ سے باز رکھتا ہے وغیرہ۔نیز نماز گناہوں سے روکتی ہی نہیں بلکہ سرزد ہو جانے والے گناہوں کی بخشش کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ " (العنکبوت(29):45)

(بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے)

## 2۔ صفائی اور پاکیزگی:

طہارت کے اس حکم نے مسلمانوں کو پاکیزگی کا عادی بنایا،پیغمبرِ اسلام نے ان کو استنجاء، بیت الخلاء اور بقیہ طہارت کے وہ آداب سکھلائے جن سے آج بھی متمدن قومیں عاری ہیں،وضو کی بدولت اُن جراثیم کو ختم کرنے میں مدد ملتی جو گرد وغبار کیوجہ سے انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں،اسی طرح ہفتہ میں ایک روز یعنی جمعہ کو نہانا واجب قرار دیا تا کہ مسلمان پاک وصاف ہو کر مسجدوں کا رخ کریں،آج کے دور میں جاہل اور اسلام سے ناواقف وہ صوفیاء اور ملنگ جو گندہ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں وہ درحقیقت اسلام کی سراسر مخالفت میں اسلام کے تصور طہارت کو غلط رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔اس لئے ہمیں طہارت کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔نماز اسی اہتمام کی خاطر ایک دن میں پانچ مرتبہ نمازی کو وضو کے ذریعے ظاہری اور باطنی طہارت کا حکم دیتی ہے۔

## 3۔ پابندی وقت کی مشق اور وقت کی قدر و قیمت کا احساس:

نماز پڑھنے سے پابندی وقت کا احساس ہوتا ہے۔کیونکہ نماز مقررہ اوقات ہی میں ادا کی جاتی ہے، پابندی وقت کا یہ احساس ہمیں زندگی کی دیگر مصروفیات کو بھی ایک ترتیب سے مقررہ وقت پر

ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لہذا ہمیں اپنے اور دوسروں کے وقت کی قدر کو جانتے ہوئے حسب وعدہ ہر معاملے میں پابندی وقت کا خیال رکھنا چاہئے اور یہی مہذب ومتمدن قوموں کی پہچان ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

" إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً" (النساء(4):103)

(بے شک نماز اہل ایمان پر مقررہ وقت پر فرض ہے)

### 4۔ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور ہمکلامی کا موقعہ:

نماز سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار ہوتا ہے۔ اور نمازی پانچ وقت اللہ تعالیٰ ہی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس رابطہ سے مسلمان کے دل ودماغ میں یہی خیال رہتا ہے کہ وہ آزاد خیال ہو کر من مانی کی زندگی نہیں گزار سکتا بلکہ اپنے مالک وخالق کا غلام ہے۔ جس سے پانچ وقت رابطہ رکھنا ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلَّى يُنَاجِيْ رَبَّهٗ'' (صحیح بخاری)

(یقیناً تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے چپکے چپکے بات کرتا ہے)

### 5۔ اجتماعی اور قانونی مساوات کا درس:

اسلام میں رنگ، نسل، وطن اور مال کی بنیاد پر نہ کوئی اعلیٰ ہے اور نہ ادنی بلکہ تقویٰ اور پرہیز گاری معیار فضیلت ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے مساوات کا عملی درس ملتا ہے۔ جو پہلے آتا ہے وہ آگے جگہ پاتا ہے اور بعد میں آنے والا پیچھے کھڑا ہوتا ہے۔ آقا، غلام، امیر وغریب، شاہ وگدا، افسر و ماتحت گویا معاشرے کا ہر فرد جب ایک ہی صف میں پاوں ملا کر نماز ادا کرتا ہے تو مساوات کا حقیقی رنگ نمایاں ہوجاتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

**حدیث نمبر:07** **عنوان: منافق کی اخروی سزا**

| قَالَ | رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ | تَجِدُوْنَ | شَرَّ | النَّاسِ | يَوْمَ الْقِيَامَةِ |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| کہا | اللہ کے رسول | تم پاؤ گے | بدترین | لوگ | قیامت کے دن |
| ذَاالْوَجْهَيْنِ | اَلَّذِیْ | یَاْتِیْ | هٰٓؤُلَآءِ | بِوَجْهٍ | وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ |
| دو چہروں والے کو | جو | آئے گا | ان (لوگوں) کے پاس | ایک چہرے سے | اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے |

**سلیس اردو ترجمہ:**

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''تو قیامت کے دن بدترین لوگ انہیں پائے گا جن کے دو چہرے ہوں گے، جو کبھی ایک چہرے سے آتے ہیں اور کبھی دوسرے چہرے سے''

**تشریح:**

منافق اس آدمی کو کہتے ہیں جو ظاہری طور پر مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس کے دل میں ایمان نہ ہو اور وہ اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو۔ منافقین مدینہ منورہ میں ظاہر ہوئے۔ ان کے سردار کا نام عبداللہ بن ابی تھا۔ جس نے مسلمانوں کے خلاف درپردہ ہر سازش میں شرکت کی یہاں تک کہ مسجد ضرار بھی بنائی۔

## ☆۔ نفاق کی مذمت از روئے قرآن:

قرآن مجید کی ایک سورت کا نام بھی ''المنافقون'' ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

''إِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّکَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّکَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ'' (المنافقون(63):1)

(جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ اس کے ضرور رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق ضرور جھوٹے ہیں)۔

نفاق ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ قرآن مجید نے منافقوں کا ٹھکانہ جہنم کے نچلے طبقے میں قرار دیا ہے:

''إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْکِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ''(النساء(4):145)

## ☆۔ نفاق کی مذمت از روئے حدیث:

1- منافق کی تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں:

جب بات کرے جھوٹ بولے، امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

2- ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ:

"مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ"

(دنیا میں جس شخص کے دو چہرے (منافق) ہونگے قیامت کے دن ان کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ "ہم لوگ امراء اور حکام کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب ان کے ہاں سے نکلتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں"۔ بولے "ہم لوگ عہد رسالت ﷺ میں اس کا شمار نفاق میں کرتے تھے" (صحیح بخاری)۔

## ☆ نفاق کے نقصانات:

1۔ نفاق سے انسان کی عزت و عظمت خاک میں مل جاتی ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک منافق ناپسندیدہ انسان ہیں۔3۔ قیامت کے دن بھی منافق کی زیادہ ذلت و رسوائی ہوگی۔ 4۔ لوگوں کا ایسے فرد سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

**حدیث نمبر:16 عنوان: تارک زکوۃ کی سزا**

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| عَنْ | اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ | قَالَ | قَالَ | رَسُوْلُ اللّٰہِ | مَنْ |
| حضرت | ابوہریرہؓ | کہا | فرمایا | اللہ کے رسولؐ | جس کو |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اٰتَاہُ اللّٰہُ | مَالاً | فَلَمْ | یُؤَدِّ | زَکٰوتَہٗ |
| اللہ دے | مال | پس نہ | وہ اداء کرے | اس سے زکوۃ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مُثِّلَ | لَہٗ | مَالُہٗ | یَوْمَ الْقِیَامَۃِ | شُجَاعًا | اَقْرَعَ |
| شکل بنائی جائے گی | اس کے لئے | اس کے مال کی | قیامت کے دن | سانپ | زہریلا گنجا |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| لَہٗ زَبِیْبَتَانِ | یُطَوِّقُہٗ | یَوْمَ الْقِیَامَۃِ | ثُمَّ یَاْخُذُ | بِلِھْزِمَتَیْہِ (یَعْنِیْ بِشِدْقَیْہِ) | ثُمَّ |
| اس کی دو زبانیں | لپٹ جائے گا | قیامت کے دن | پھر پکڑے گا | اس کی باچھوں سے | پھر |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| یَقُوْلُ | اَنَا مَالُکَ | وَاَنَا کَنْزُکَ | ثُمَّ تَلاَ | وَلاَیَحْسَبَنَّ | الَّذِیْنَ |
| وہ کہے گا | میں تیرا مال ہوں | اور میں تیرا خزانہ ہوں | پھر تلاوت کی | اور نہ سمجھیں | جو لوگ |
| یَبْخَلُوْنَ | بِمَا | اٰتٰھُمُ اللّٰہُ | مِنْ فَضْلِہٖ | ھُوَ | خَیْرًا لَّھُمْ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بخل کرتے ہیں | جو کچھ | ان کو اللہ نے دیا | اپنے فضل سے | وہ | بہتر ہے ان کے لئے |
| بَلْ | هُوَ | شَرٌّ لَّهُمْ | سَيُطَوَّقُوْنَ | مَا بَخِلُوْ بِهٖ | يَوْمَ الْقِيَامَةِ |
| بلکہ | وہ | برا ہے ان کیلئے | عنقریب طوق پہنائے جائیں گے | جو بخل کیا | قیامت کے دن |

**سلیس اردو ترجمہ:**

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے: جس کو اللہ تعالی مال عطاء کرے پھر وہ اس میں زکوۃ اداء نہ کرے تو اس کے مال کو قیامت والے دن زہریلے گنجے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا جس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ قیامت کے دن ان کی گردن کا طوق بن جائے گا پھر وہ اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ: میں تیرا مال ہوں، اور میں تیرا خزانہ ہوں پھر تلاوت کی، اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ طوق بنائے جائیں گے جو وہ بخل کرتے تھے قیامت والے دن۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1403)

**تشریح:**

اس حدیث میں زکوۃ نہ دینے والوں کے متعلق سزا کا بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے دنیا میں مختلف سزاؤں اور پریشانیوں سے دوچار ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اخروی سزاؤں سے بھی دوچار ہوں گے، آخرت کی مختلف سزاؤں میں سے ایک سزا یہ بتائی گئی ہے کہ قیامت والے دن اس مال کو گنجے زہریلے سانپ کی شکل دی جائے گی جس سے زکوۃ اداء نہ کی گئی ہو پھر وہ زہریلہ سانپ اس کنجوس آدمی کو ڈسے گا اور اس کو کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، اور یہ سزا تجھے مال جمع کرنے کی وجہ سے دی جا رہی ہے۔

☆۔ **قرآن مجید میں زکوۃ کی اہمیت:**

1۔ نماز اور زکوۃ کے بارے میں تقریباً ستائیس بار اس طرح ذکر فرمایا گیا:

"وَأَقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ" (البقرة(2):43)

(نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔)

2۔ زکوۃ ادا نہ کرنیوالوں کیلئے سخت عذاب کی وعید اس طرح دی گئی ہے۔:

"وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ" (التوبة(9):34)

(جولوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خبر دیجئے)

☆۔ **زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت احادیث کی روشنی میں:**

احایث نبویﷺ میں بھی زکوٰۃ کا ذکر مختلف مقامات پر کیا گیا ہے مثلاً:

1۔ رسولِ اکرمﷺ نے فرمایا: "**بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ... وَاِیْتَاءَ الزَّکَاۃِ**"
(اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر ہے۔۔۔ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا ہے)

2۔ آپﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو روانہ کرتے وقت فرمایا:
"**اِنَّ اللّٰہَ اِفْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُوْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ**" (متفق علیہ)
(بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے لے کر ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔)

3۔ زکوٰۃ کا منکر مرتد اور واجب القتل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا۔ حالانکہ وہ لوگ اسلام کے باقی چار ارکان پر یقین رکھتے تھے۔

4۔ ایک حدیث میں آپﷺ نے زکوٰۃ کو "**اَلزَّکٰوۃُ قَنْطَرَۃُ الْاِسْلَامِ**" یعنی زکوٰۃ کو اسلام کا خزانہ قرار دیا ہے۔

☆۔ **اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کی اہمیت:**

اسلام کا نصب العین فلاحی ریاست (Welfare State) کا قیام ہے۔ جہاں ہر شخص کی بنیادی ضروریات کی ریاست ضامن ہوتی ہے۔ صحت کیلئے ضروری خوراک، موسم کے مطابق لباس، مکان، علاج اور تعلیم یہ سب بنیادی ضروریات ہیں اسلامی ریاست ان کی فراہمی کی ضامن ہے۔

اسلام ہر فردِ معاشرہ کو سماجی تحفظات (Social Securities) مہیا کرنا چاہتا ہے۔ بیماری، بے روزگاری، مقروض یا دیوالیہ ہونے، یتیم یا بیوہ ہونے غرض ہر ایسی مصیبت میں کہ جب انسان بے بس اور بے سہارا ہو کر مدد کا محتاج ہو جائے اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ اس کی ضروری مدد کرے۔ اسلام اس بات کا ہرگز روادار نہیں کہ دولت معاشرے کے چند افراد کے ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ جائے اس کی منشا یہ ہے کہ دولت کی تقسیم ہو اور گردش میں رہے، اسلام اپنے پیروکاروں کے دلوں سے مال و دولت کی محبت کو نکال کر انہیں دنیا کی بجائے آخرت کی اہمیت کا احساس دلانا چاہتا ہے۔ اگرچہ

اسلام رہبانیت کا قائل نہیں لیکن دنیوی مال ومتاع سے محبت کرنا اور اس مال کے انبار لگانے کی بھی اجازت نہیں دیتا وہ مال ودولت کی بجائے اللہ اور اس کی مخلوق سے محبت دیکھنا چاہتا ہے۔

ان اعلیٰ مقاصد کیلئے زکوٰۃ ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہے اور اسی لئے 20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے ایک صدارتی فرمان کے ذریعہ پاکستان میں نظام عشر وزکوۃ کو نافذ کیا تھا۔ ریاست کو فلاحی بنانے اور ان سماجی تحفظات کی فراہمی کیلئے مالی وسائل کی ضرورت ہے۔ اسلامی ریاست کو یہ ضروری مالی وسائل زکوٰۃ وعشر سے فراہم ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ کے بغیر اسلامی ریاست نہ تو فلاحی بن سکتی ہے اور نہ ہی معاشرہ کے کسی فرد کو سماجی تحفظات مہیا کر سکتی ہے۔ لہٰذا اسلام کے معاشی نظام میں زکوٰۃ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔